

فضائل حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

تصنیفِ لطیف

حُضور فیض ملت مُفسر اعظم پاکستان
حضرت علامہ الحافظ ابو صالح مفتی

محمد فیض احمد اویسی رضوی علیہ رحمۃ اللہ

Owaisi Books
www.faizahmedowaisi.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَحۡدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنۡ لَّا نَبِیَّ بَعۡدَہٗ

فقیر نے ایک مضمون فَضائل علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں لکھااِرادہ تھا کہ اسے کوئی مردِ مولی شائع کرے۔الحمدللہ یہ قُرعہ عزیزی الولد مولانا حافظ محمد ریاض احمد اویسی زِید مجدہ کے نام نکلا۔ خدا تعالیٰ اسے فقیر اور عزیزی الولد کے لئے توشئہ راہِ آخرت اور عوام اہلِ اسلام کے لئے مَشعلِ راہِ ہدایت بنائے۔آمین

بجاہ حبیبہ الکریم الامین صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

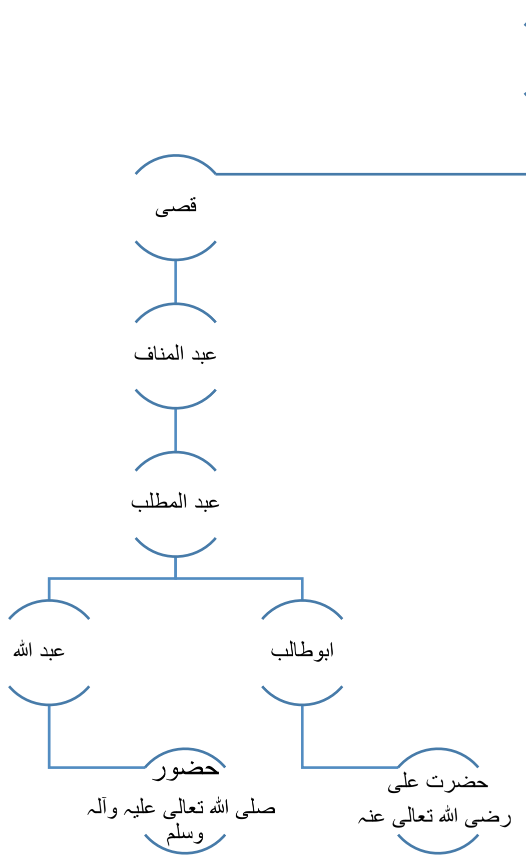
مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غُفرلہ

یکم رجب المرجب ۱۴۲۵ھ

بہاولپور۔ پاکستان

شجرۂ نسب حضرت علی رضی اللّٰہ عنہ



نام نامی: آپ کا اِسم گرامی علی بھی ہے اور حیدر بھی، کرّار آپ کا لقب ہے، آپ کی کُنیت ابو الحَسَن اور ابو تُراب ہے۔ حیدر کے معنی ہیں ''شیر'' آپ کی والدہ فاطمہ بِنتِ اسد نے اپنے والد کے نام پر آپ کا نام حیدر رکھا۔ کرّار کے معنی ہیں پلٹ پلٹ کر حملہ کرنے والا ابو طالب نے آپ کا نام ''علی'' رکھا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو اسد اللہ (اللہ کا شیر) کا خطاب دیا۔

خصوصیت: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد آپ ہی سے چلی، آپ حسنینِ کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے والد، ولایت کے مرکز، شریعت کے ناپیداکنار سمندر (وہ سمندر جس کا ساحل نہ ہو) اور **بابُ العُلُوم** (علوم کا دروازہ) ہیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غسل دیا اور آپ قاسمِ ولایت (ولایت کو تقسیم کرنے والے) ہیں، ہر ولی کو آپ سے فیض ملتا ہے، آپ کے فَضائل آسمان کے ستاروں کی طرح بیشمار ہیں۔ آپ شُجاعت (بہادری) اور زکاوَت و ذَہانَت کی چلتی پھرتی تصویر اور فَصاحت و بلاغَت کے بے نظیر (بے مثال) پیکر تھے۔ آپ پر قرآن کریم کے اِلہامی اُسلوب کا براہِ راست اثر پڑتا تھا اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد (زمانہ) میں مفتیِ اَعظم تھے بلکہ تَوارِیخ (تاریخ) میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسائل شریعہ میں ان سے مشورہ کیا کرتے تھے وہ صرف اس عقیدہ پر کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فیصلہ حق کے لئے خصوصی دعا فرمائی تھی جیسا کہ آگے آتا ہے۔

پَروَرِش اور تعلیم و تربیت: سیدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خُوش بختی (خوش نصیبی) ہے کہ آپ کی پرورش اور تعلیم و تربیت خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی۔ مروی ہے کہ ایک دفعہ عرب میں قحط پڑا، قریش کو سخت دُشواریاں پیش آئیں، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مع حضرت حمزہ و حضرت عباس ابو طالب کے پاس پہنچے، درخواست کی کہ اپنے بچوں کو ہمارے حوالے کر دو، ان کے خورد و نوش کا ہم اِنتظام کریں گے۔ آپ نے

فرمایا کہ عَقیل کو میرے پاس چھوڑ دو۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ طالب کو، حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت جعفر کو اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی کو لے آئے، آپ کی عمر اُس وقت چھ سال تھی، بچپن میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی تربیت میں لے لیا تاکہ ابو طالب سے عَیالداری (گھریلو انتظام کی ذمہ داری) کا بوجھ ہلکا ہو۔

حلیہ مبارک: جسم بھرا ہوا، قد مائِل بہ پَستی، رنگ گہرا گندمی، سر کے بال بڑھے ہوئے، داڑھی مبارک طویل، آنکھیں بڑی بڑی، چہرہ حسین بَشّاش، (تروتازہ) صُراحی دار گردن، شانے شیروں کی طرح چوڑے، بازوؤں پر گوشت، پیٹ ذرا بھاری، پنڈلیاں موٹی اور نیچے پتلی، رفتار تیز، دائیں بائیں نظر اُٹھانے سے بے نیاز۔

بیعتِ خلافت: شہادت حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد اِنتشار (بدنظمی) کافی ہو چکا تھا تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر خلافت کے متعلق عرض کیا۔ آج کوئی شخص سوائے آپ کے موجود نہیں ہے جو اسلام میں سَبقت (شرف) رکھتا ہو اور نہ کوئی ایسا فَرد موجود ہے جو آپ سے زیادہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ قُرب رکھتا ہو اس لئے آپ خلافت قبول فرمائی، آپ نے فرمایا کہ تم کسی اور کو خلیفہ بنالو مجھے اس کا وزیر رہنے دو۔ صحابہ کرام نے کہا کہ خدا کی قسم آپ کے سوا ہم کسی دوسرے کی بیعت کرنے کو تیار نہیں تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب تم مجھے مجبور کر رہے ہو تو بہتر ہے کہ بیعت مسجد میں ہونی چاہیے تاکہ لوگوں پر بیعت مَخفی (پوشیدہ) نہ رہے۔ آپ مسجد شریف میں تشریف لے گئے وہاں مہاجرین وانصار نے جمع ہو کر آپ کی بیعت کی، اس سے خَوارِج کا سوال اُٹھ گیا جبکہ ان کا خیال ہے کہ سیدنا حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلافت کے خواہاں (خواہش مند) تھے اسی لئے سازش کر کے سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کرایا۔ (معاذ اللہ)

یہ ان کا سراسر بُہتان ہے، اَحادیث مبارکہ وتَواریخ میں اس کا کہیں بھی معمولی اشارہ تک بھی نہیں ملتا۔

ملفوظات: حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بعض لوگ مجھ سے اتنا غُلُو (حد تجاوز) کریں گے کہ آگ میں جھونک دیئے جائیں گے اور کچھ لوگ مجھ سے اتنی نفرت کریں گے کہ انہیں دوزخ میں رہنا پڑے گا، دو آدمی میری وجہ سے ہلاک ہوں گے، ایک وہ جو محبت میں غُلو کرے گا، دوسرا وہ جس کا بُغض میرے خلاف بہتان تراشی تک پہنچادے گا۔

فَضائِل

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اِبناءَ نَا وَاِبناءَ كُمْ " دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلِي[1]

جب آیت " نَدْعُ اِبنآءَ نَا الخ " نازل ہوئی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی و فاطمہ و حسنین کو بلا کر کہا" اے اللہ یہ میرے اہلِ بیت ہیں۔"

1۔سنن الترمذی، کتاب تفسیر القرآن عن رسول اللہ، باب ومن سورۃ آل عمران، رقم الحدیث 2999، الصفحۃ 671۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا [2] یعنی اور کھانا کھلاتے ہیں اس کی محبت پر مسکین اور یتیم اور اسیر (قیدی) کو۔

شانِ نُزول: یہ آیت حضرت علی، بی بی فاطمہ اور ان کی کنیز فضہ کے حق میں نازل ہوئی، حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیمار ہوئے، ان حضرات نے ان کی صحت پر تین روزوں کی نذر مانی۔ اللہ تعالیٰ نے صحت دی نذر کی وفا (مکمل کرنے) کا وقت آیا سب صاحبوں نے روزے رکھے، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک یہودی سے تین صاع (صاع ایک پیمانہ ہے) جو لائے۔ حضرت خاتونِ جنت نے ایک ایک صاع تینوں دن پکایا لیکن جب افطار کا وقت آیا اور روٹیاں سامنے رکھیں تو ایک روز مسکین، ایک روز یتیم، ایک روز اسیر (قیدی) آیا اور تینوں روز سب روٹیاں ان لوگوں کو دے دی گئیں اور صرف پانی سے افطار کر کے اگلا روزہ رکھ لیا گیا، اس لئے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دنیا کو سنان سے (یعنی نیزے کی نوک سے یعنی جہاد کر کے) اور عُقبیٰ (آخرت) کو سہ (3) نان سے خرید لیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ [3] یعنی: تو بیشک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے۔

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: اس سے مراد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ [4]

دُرِّ منثور و کنز العمال میں لکھا ہے:

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ [5]

ترجمہ: بیشک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے وہی تمام مخلوق میں بہتر ہیں۔

جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اُس وقت صحابہ کرام میں موجود تھے تھوڑی دیر بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جاء خَيْرُ الْبَرِيَّةِ یعنی " خَيْرُ الْبَرِيَّةِ " سے مراد حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ [6]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ وَاللَّهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ [7]

2۔تفسیر فتح العزیز، سیپارہ 29، سورۃ الدھر آیت 8، صفحہ 438، مطبع حیدری بمبئی

3۔التحریم: 66/4

4۔تفسیر الدر المنثور في التفسير بالمأثور، سورۃ التحریم آیت 4، الجزء الرابع عشر الصفحة 588 مركز هجر للبحوث والدراسات العربية والاسلامية، مطبعة التركي، فتح الباري لابن حجر، كتاب الادب، باب قبل الرحم ببلالها الجزء العاشر، الصفحة 422، دار المعرفة بيروت

كنز العمال في سنن الاقوال والافعال، كتاب الاذكار، باب في القرآن، سورة التحريم الجزء الثاني الصفحة 539، رقم الحديث 4675، مؤسسة الرسالة بيروت

5۔البینہ: 7/98

6۔فسیر الدر المنثور في التفسير بالمأثور، سورة البينة آيت الجزء الخامس عشر، الصفحة ۵۷۷ مركز هجر للبحوث والدراسات العربية والاسلامية، مطبعة التركي

7۔البقرۃ: 207/2

ترجمہ: اور کوئی آدمی اپنی جان بیچتا ہے اللہ کی مرضی چاہنے میں اور اللہ بندوں پر مہربان ہے۔

احیاء العلوم میں امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت اُس وقت نازل ہوئی جب آپ شبِ ہجرت (ہجرت کی رات) بستر پر سوئے ہوئے تھے اور جبرائیل ومیکائیل پہرہ دے رہے تھے ۔[8]

اور فرمایا:

الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ[9]

ترجمہ: وہ جو اپنے مال خیرات کرتے ہیں رات میں اور دن میں چھپے اور ظاہر ان کے لئے ان کی نیکی ہے ان کے رب کے پاس ان کو نہ کچھ اندیشہ ہو نہ کچھ غم ۔

طبرانی کبیر میں ہے کہ حضرت اِبنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس چار درہم تھے، آپ نے ایک شب کو اور ایک دن کو، ایک پوشیدہ اور ایک ظاہری راہ خدا میں خرچ کئے تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا۔[10]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ[11]

ترجمہ: تو کیا تم نے حاجیوں کی سبیل اور مسجد حرام کی خدمت اس کے برابر ٹھہرالی جو اللہ اور قیامت پر ایمان لایا۔

مروی ہے کہ ایک روز حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر رہے تھے، حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں صاحبِ کعبہ ہوں کیونکہ کَلیدِ (کنجی) کعبہ میرے پاس ہے۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا حُجّاج (حاجیوں) کو پانی پلانا میرا کام ہے میں مسجد حرام میں قیام کر سکتا ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے لوگوں سے پہلے قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی ہے اور صاحبِ جہاد ہوں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل کی۔[12]

ازالہ وھم: یہ تمام مضامین آیات کے شانِ نُزول کے ہیں۔ ان سے سیدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خِلافت ثابت کرنا جہالت ہے ہاں فَضائِل ہیں ۔اور ایسے فَضائِل اصحابِ ثلاثہ (حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان) رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں بھی ہیں۔

فَضائِل از اَحادیث مبارکہ

سیدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فَضائِل مبارکہ پر بیشُمار اَحادیث مقدسہ ہیں بطور نمونہ (مثال) چند روایات ملاحظہ ہوں۔

8۔احیاء علوم الدین کتاب ذم البخل وذم حب المال، بیان الایثار وفضلہ الجزء الثالث، الصفحۃ 258، دار المعرفۃ بیروت

9۔بقرۃ:274/3

10۔المعجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث 11164، الجزء الحادی عشر الصفحۃ 9، مکتبۃ ابن تیمیۃ القاھرۃ

11۔سنن الترمذی، کتاب تفسیر القرآن عن رسول اللہ، باب ومن سورۃ آل عمران، رقم الحدیث 2999، الصفحۃ 671،

أنا سيّدُ ولَدِ آدَمَ وعليٌّ سيّدُ العرَبِ[13] یعنی: میں تمام اولاد آدم کا سردار ہوں اور حضرت علی عرب کے سردار ہیں۔

فائدہ: یہ سیادت اضافی ہے یعنی ان کے سردار جوان سے مرتبہ میں کم ہیں۔

قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ مِنِّي وَأَنَا مِنْ عَلِيٍ[14]

ترجمہ: فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے علی مجھ سے اور میں علی سے ہوں۔

عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالَی عَنْہُ ان النبي صلى الله تعالى عليه وآله وسلم قَالَ إِنَّ اللّٰہَ جَعَلَ ذُرِّيَّةَ كُلِّ نَبِيَ فِي صُلْبِهِ وَإِنَّ اللّٰہَ جَعَلَ ذُرِّيَّتِي فِي صُلْبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ[15]

ترجمہ: ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کی اولاد کو اس کی نسل میں رکھا ہے اور میری اولاد کو علی بن ابی طالب کی نسل میں رکھا ہے۔

عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالَی عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ مِنِّي بِمَنْزَلَةِ رَأْسِي مِنْ بَدَنِي[16]

ترجمہ: فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہمیت میرے نزدیک وہی ہے جو کہ میرے سر کی میرے بدن کے لئے۔

عَنْ اِبنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ إِنَّ اللّٰہَ أَمَرَنِي أَنْ أُزَوِّجَ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِيٍّ[17]

ترجمہ: حضرت ابنِ مسعود سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بیشک اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں فاطمہ کی علی سے شادی کرواؤں۔

قَالَ رَسُولِ اللّٰہِ صلى الله تعالى عليه وآله وسلم أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا[18]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں علم کا شہر ہوں اور اس کا دروازہ علی ہے۔

13۔المستدرك على الصحيحين، كتاب معرفة الصحابة رضى الله تعالى عنهم، ذكر اسلام أمير المؤمنين على رضى الله تعالى عنه، رقم الحديث 4625، الجزء الثالث الصفحة 133، دار الكتب العلمية بيروت

14۔سنن الترمذی، كتاب المناقب عن رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم، باب مناقب على بن أبي طالب رضى الله تعالى عنه، رقم الحديث 3719، الصفحة 743، مكتبة المعارف الرياض

15۔كنز العمال في سنن الاقوال والأفعال، فضائل على رضى الله تعالى عنه، رقم الحديث 32892، الجزء الحادي عشر الصفحة 600، مؤسسة الرسالة بيروت

16۔كنز العمال في سنن الأقوال والافعال، فضائل على رضى الله تعالى عنه، رقم الحديث 32891، الجزء الحادي عشر الصفحة 603، مؤسسة الرسالة بيروت

17۔المعجم الكبير للطبراني، ومن مسند عبد الله بن مسعود رضى الله تعالى عنه، رقم الحديث 10305، الجزء العاشر، الصفحة 194، مكتبة ابن تيمية القاهرة

18۔المستدرك على الصحيحين، كتاب معرفة الصحابة رضي الله تعالى عنهم، أنا مدينة العلم وعلي بابها، رقم الحديث 4367، الجزء الثالث، الصفحة 137، دار الكتب العلمية بيروت

سنة النشر: 1418ھ/1998م

فائدہ: یہ روایت دراصل یوں ہے کہ میں علم کا شہر اور اس کی بنیاد حضرت ابو بکر، اس کی دیوار حضرت عمر، حضرت عثمان چھت اور حضرت علی اس کا دروازہ ہیں ۔[19]

فائدہ: مو بمعنی محبوب۔

قَالَ رَسُولِ اللهِ صلی الله تعالی علیه وآله وسلم یَا بُرَیْدَۃُ أَلَسْتُ أَولی بِالْمُؤْمِنِینَ مِنْ أَنْفُسِھِمْ ؟
قُلْتُ بَلَی یَا رَسُولُ اللهِ صلی الله تعالی علیه وآله وسلم قَالَ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاہُ [20]

ترجمہ: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے بُریدہ! کیا میں مومنین کی جانوں سے قریب تر نہیں ہوں؟ عرض کیا گیا کہ کیوں نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! ارشاد ہوا جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللهُ عَلَى يَدَيْهِ قَالَ فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُونَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُو أَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالُوا يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَأَرْسِلُوا إِلَيْهِ فَأْتُونِي بِهِ فَلَمَّا جَاءَ بَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ فَبَرَأَ حَتَّى كَأَنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ[21]

ترجمہ: حضرت سہل فرماتے ہیں کہ خیبر کے دن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کل ہم ایسے آدمی کے ہاتھ میں جھنڈا دیں گے اللہ تعالیٰ جس کے ہاتھ پر فتح دے گا، وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو محبوب رکھتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت رکھتے ہیں۔ جب صبح ہوئی ہر ایک نے اپنی اُمید رکھی، صبح کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علی کہاں ہے؟ عرض کیا کہ آنکھ کے درد سے بیمار ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اس کو میرے پاس بھیجو۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آ گئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا لعابِ دہن حضرت علی کی آنکھ میں ڈالا ان کو شفا ہوئی گویا کہ درد نہیں تھا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو جھنڈا دیا۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ان النبي صلی الله تعالی علیه وآله وسلم قال قَالَ إِنَّ عَلِيًّا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ [22]

ترجمہ: عمر بن حصین فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت علی مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں اور وہ کل (تمام) مومن کے ولی ہیں۔

19۔الصواعق المحرقة على أهل الرفض والضلال والزندقة الباب الأول في بيان كيفية خلافة الصديق رضى الله تعالى عنه الخ. الفصل الخامس في ذكر شبه الشيعة والرافضة ونحوهما الخ. الجزء الأول. الصفحة 8 ، مؤسسة الرسالة بيروت

20۔المستدرك على الصحيحين للحاكم ، رقم الحديث ۴۵۷۸، كتاب معرفة الصحابة ، ومن مناقب أمير المؤمنين على بن أبي طالب رضى الله عنه . الجزء الثالث . الصفحة 119 . دار الكتب العلمية بيروت

21۔ صحيح البخارى. كتاب فضائل اصحاب النبي. باب مناقب على بن ابي طالب القرشي الهاشمى الخ. رقم الحديث 3701 . الصفحة 912 ، دار ابن كثير دمشق

22۔ سنن الترمذى. كتاب المناقب عن رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم . باب مناقب على بن أبي طالب رضى الله تعالى عنه ، رقم الحديث. 3712. الصفحة ۸۴۲. مكتبة المعارف الرياض

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَيْرٌ فَقَالَ اللَّهُمَّ ائْتِنِي بِأَحَبِّ خَلْقِكَ إِلَيْكَ يَأْكُلُ مَعِي هَذَا الطَّيْرَ فَجَاءَ عَلِيٌّ فَأَكَلَ مَعَهُ (23)

ترجمه: حضرت انس فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کا پرندوں کا گوشت آیا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی اے اللہ مجھے ایسا کی آدمی دے جو تمام مخلوق سے زیادہ تیرے ساتھ محبت رکھنے والا ہو، پس حضرت علی آئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے ساتھ کھایا۔

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا (24)

ترجمه: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں حِکمت کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَلَا يَبْغَضُهُ مُؤْمِنٌ (25)

ترجمه: اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ فرمایا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کہ منافق علی سے محبت نہیں رکھے گا اور مومن بُغض نہیں رکھے گا۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِي (26)

ترجمه: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے علی کو گالی دی اس نے مجھے گالی دی۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ اِبنِ مَسْعُودٍ رضی الله تَعَالَى عنه أَنَّ النبي صلى الله تعالى عليه وآله وسلم قَالَ النَّظْرُ إِلَى عَلِيٍّ عِبَادَةٌ (27)

ترجمه: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علی کی طرف نظر کرنا عبادت ہے۔

23۔ سنن الترمذی، کتاب المناقب عن رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم، باب مناقب على بن أبي طالب رضى الله تعالى عنه، رقم الحديث 3721، الصفحة 842، مكتبة المعارف الرياض

24۔ سنن الترمذی، کتاب المناقب عن رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم، باب مناقب على بن أبي طالب رضى الله تعالى عنه، رقم الحديث 3723، الصفحة 844، مكتبة المعارف الرياض

25۔ سنن الترمذی، کتاب المناقب عن رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم، باب مناقب على بن أبي طالب رضى الله تعالى عنه، رقم الحديث 3717، الصفحة 843، مكتبة المعارف الرياض

26۔ المستدرك على الصحيحين، كتاب معرفة الصحابة رضى الله تعالى عنهم، ذكر اسلام أمير المؤمنين على رضى الله تعالى عنه، رقم الحديث 6515، الجزء الثالث الصفحة 130، دار الكتب العلمية بيروت

27۔ المستدرك على الصحيحين، كتاب معرفة الصحابة رضى الله تعالى عنهم، ذكر اسلام أمير المؤمنين على رضى الله تعالى عنه، رقم الحديث 4681، الجزء الثالث الصفحة 152، دار الكتب العلمية بيروت

عن عائشة رضی الله عنها قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وآله وسلم ذِكْرُ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ [28]

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ فرمایا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کا ذکر کرنا عبادت ہے۔

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَزَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ بِغَدِيرِ خُمٍّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِي فَقَالَ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ ؟ قَالُوا بَلَى قَالَ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ قَالُوا بَلَى قَالَ اللَّهُمَّ مَنْ كُنتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ فَقَالَ فَلَقِيَهُ عُمَرُ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ هَنِيئًا يَا ابنِ أَبِي طَالِبٍ أَصْبَحْتَ وَأَمْسَيْتَ مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ [29]

ترجمہ: حضرت براء بن عازِب اور زید بن اَرقم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب غدیر خم پر اُترے تو حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ (اے میرے اصحاب) یہ تو تم جانتے ہی ہو کہ اہلِ ایمان کے نزدیک میں ان کی جانوں سے زیادہ عزیز ہوں، سب نے عرض کی جی ہاں، اس کے بعد آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یوں فرمایا تم تو جانتے ہی ہو کہ میں ایک ایک مؤمن کے نزدیک اس کی جان سے زیادہ عزیز و محبوب ہوں ! صحابہ نے عرض کی جی ہاں۔ تب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے اللہ جس کا میں مولا ہوں علی اس کا مولا ہے اور جو مجھ کو حاکم بنائے وہ اس کو حاکم بنائے جو اس کا دشمن ہے وہ میرا دشمن ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس واقعہ کے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملے اور فرمایا مبارک ہو اے اِبنِ ابی طالب تم نے اس حالت میں صبح و شام کی کہ کل مومن اور مومنہ کے مولی محبوب ہو۔

قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی الله تعالی علیه وآله وسلم إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَوْحَى إِلَيَّ فِي عَلِيٍّ ثَلَاثَةَ أَشْيَاءَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي أَنَّهُ سَيِّدُ الْمُؤْمِنِينَ وَإِمَامُ الْمُتَّقِينَ وَقَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ [30]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا معراج کی شب وحی کے ذریعہ مجھے اللہ تعالیٰ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تین صفات کی خبر دی۔ وہ تمام مومنوں کے سردار ہیں، متّقین کے امام ہیں اور (قیامت کے روز) نورانی چہروں والوں کے قائد ہوں گے۔

عن انس رضی الله تعالی عنه قال قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا حُجَّةُ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ [31]

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ مخلوقات پر اللہ تعالیٰ کی دلیل ہیں۔

عن علی علمنی رسول الله صلی الله تعالی علیه وآله الف باب یفتح کل باب الف باب۔ [32]

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے علم کے ہزار باب کی تعلیم دی، ہر باب کی تعلیم دی، ہر باب کے آگے ہزار ہزار باب کھلتے ہیں۔

28۔ کنز العمال في سنن الأقوال والأفعال، فضائل علی رضی الله تعالی عنه، رقم الحديث 32894، الجزء الحادي عشر الصفحة 601، مؤسسة الرسالة البيروت

29۔ مشكاة المصابيح، كتاب المناقب، باب مناقب علی بن أبي طالب، الفصل الثالث رقم الحديث 6094، الجزء الثالث الصفحة 1723، المكتب الاسلامي بيروت

30۔ المعجم الصغير للطبراني باب الميم، من اسمه محمد الجزء الثاني، الصفحة 29۔ دار الكتب العلمية بيروت

31۔ تاريخ دمشق لابن عساكر، حرف العين علی بن ابي طالب واسمه عبد مناف بن عبد المطلب الخ، الجزء 42، الصفحة 309، دار الفكر بيروت

32۔ تاريخ دمشق لابن عساكر، حرف العين علی بن ابي طالب واسمه عبد مناف بن عبد المطلب الخ، الجزء 42، الصفحة 309، دار الفكر بيروت

انتباہ: ان روایات میں ضعیف روایات بھی ہیں جو فَضائل میں قابل قبول ہیں ان سے عقائد ثابت نہیں ہو سکتے۔

حضرت عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کی نظر میں:

مرقاۃ میں حضرت عُروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ کسی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شکوہ کیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روضہ اقدس کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ تم اس کے مکین کو جانتے ہو اس میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جلوہ گر ہیں، تم جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کیا کرو تو خیر سے کرو اگر تم نے اِہانت (توہین) کی تو تم نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اِہانت کی۔[33]

فتح خیبر:

مرقاۃ میں ہے کہ پہلے دن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لشکر میں بھیجا سخت جنگ ہونے کے باوجود فتح نہ ہوئی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سَر کردگی (سربراہی) میں لشکر بھیجا، گھمسان (بڑے معرکے) کی لڑائی کے باوجود خیبر فتح نہ ہوا۔ تیسرے دن فتح کی بشارت (خوشخبری) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسم گرامی پر دی۔[34]

اسی **مرقات** پر آپ کے غلام ابو رافع سے روایت ہے کہ آپ کے ایک ہاتھ میں ڈھال اور دوسرے ہاتھ میں تلوار تھی۔ ایک یہودی نے کوئی چیز ہاتھ پر ماری، ڈھال گر گئی، آپ نے پھر درِ خیبر کو اٹھایا اور اس کو ڈھال بنالیا، بعد میں ستر صحابہ کرام نے اُٹھایا وہ نہ اُٹھا سکے۔[35]

دعائے نبوی:

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے یمن کا قاضی بنا کر بھیجا تو میں نے عرض کیا:

وَلَا أَدْرِي مَا الْقَضَاءُ[36] میں فیصلہ کرنا نہیں جانتا۔

تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے میرے سینہ پر ہاتھ مار کر فرمایا "اے اللہ اس کے دل کو ہدایت عطا فرما اور اس کی زبان کو ثابت رکھ۔" مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مجھے خدا کی قسم ہے اس کے بعد کوئی مسئلہ بھی ایسا نہیں جو میرے سامنے پیش ہوا ہو اور میں نے حل نہ کر دیا ہو۔

کتنا عجیب مقام ہے کبھی آپ نے نہیں سنا ہو گا کہ جج پہلے بنا دیا جائے اور قانون بعد میں پڑھایا جائے۔ یہ صرف ہادی دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ ہے جہاں قاضی پہلے بنایا جاتا ہے اور علم بعد میں پڑھایا جاتا ہے کیونکہ یہاں تعلیم کتابوں کی محتاج نہیں۔

33۔ مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح کتاب المناقب، باب مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، الفصل الثالث الجزء الحادي عشر، الصفحۃ 257، دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

34۔ مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح کتاب المناقب، باب مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، الفصل الاول الجزء الحادی عشر، الصفحۃ 245، دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

35۔ مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح کتاب المناقب، باب مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ الفصل الأول الجزء الحادي عشر الصفحۃ 245، دار الکتب العلمیۃ بیروت

36۔ سنن ابن ماجۃ، کتاب الاحکام، باب ذکر القضاۃ، رقم الحدیث 2310، الجزء الثاني، الصفحۃ 49، دار الجیل بیروت

وصال حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

اِبنِ ملجم، برک بن عبداللہ، عمرو بن بکر تمیمی نے ایک جگہ جمع ہو کر مجوّزّہ (تجوی شدہ) طرز پر غور و فکر کرنے کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان لوگوں کو شہید کر دیا جائے، اس طرح عوام کو چھٹکارا مل جائے گا۔ اِبنِ ملجم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور برک نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمرو بن بکر نے حضرت عمر بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل کا ذمہ اٹھایا اور حلفاً 17 رمضان المبارک کی تاریخ مقرر کی، چونکہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دار الحکومت کوفہ تھا، اِبنِ ملجم وہاں پہنچا، ایک روز اس نے بنو تمیم الرباب کے آدمیوں کو دیکھا وہ بیٹھے اپنے مقتولین کا ذکر کر رہے تھے، اس میں ایک عورت قطامہ بھی ہے چونکہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہروان جنگ میں اس کے باپ اور بھائی کو قتل کیا تھا اس لئے عورت کے دل میں بغض تھا۔

یہ عورت حسن و جمال میں یگانہ تھی، اِبنِ ملجم نے نکاح کا پیغام دیا، اس نے مہر مقرر کر دیا کہ اس کو پورا کیا جائ/ے۔ مہر یہ ہے تین ہزار درہم نقد، ایک غلام، سر اقدس علی المرتضی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اس نے کہا کہ میں بھی اس لئے کوفہ میں آیا تھا تیری خواہش پوری کروں گا، پھر اِبنِ ملجم شبیب اور وردان ہر دو آدمی کے پاس گیا، ان کو اس معاملہ میں راضی کیا وہ راضی ہو گئے اور قطامہ کے پاس گئے وہ جامع مسجد میں مُعتَکِف تھی، اس نے کہا کہ جس روز ان کو شہید کرو میرے پاس آنا۔ چنانچہ تینوں شب جمعہ کو قطامہ کے پاس گئے، ایک ریشم کی پٹی منگائی گئی اور ان تینوں کے سر پر باندھ دی، شب جمعہ کو یہ تمام لوگ چھپ گئے جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے تو تینوں نے وار کیا، صرف اِبنِ ملجم کا وار پیشانی پر گہرا اثر کر گی۔ آپ پیچھے ہٹے اور اپنی جگہ پر جعد بن ہبیرہ بن ابی وہب کو نماز پڑھانے کا حکم دیا، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ قاتل کو پکڑ لو، اس کو پکڑ کر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تمھیں کس بات نے مجھ پر حملہ کرنے کے لئے مجبور کیا؟ اس نے کوئی جواب نہ دیا بلکہ یہ کہا کہ میں نے اس تلوار کو چالیس روز تک تیز کیا ہے کیونکہ میں نے عہد کیا تھا کہ اس کے ذریعہ بد ترین مخلوق کو قتل کروں گا۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس تلوار سے تجھی کو قتل کیا جائے گا، دنیا میں تو ہی بد ترین مخلوق ہے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اگر میں زندہ رہا تو اپنے خون کا سب سے زیادہ دعویدار میں ہوں گا، قصاص لوں گا یا معاف کر دوں گا، اگر زندہ نہ رہا تو اسے اسی تلوار سے قتل کر دیا جائے۔ چنانچہ آپ کے وصال کے بعد حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آگے بڑھ کر وار کیا پھر اس کی لاش لوگ اُٹھا کر لے گئے، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 17 رمضان المبارک ۴۰ ہجری کو شہادت پائی۔

منقبت

حضور فیضِ ملت، مفسرِ اعظم پاکستان، شیخ التفسیر والحدیث، الحاج الحافظ

پیر مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی محدث بہاولپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

شاعر: حضرت علامہ مولانا محمد اطہر ہاشمی دامت برکاتہم العالیہ

زمانے بھر میں ہر سو ہے یہ چرچا فیض ملت کا
خدا کے فضل سے ایسا ہے رتبہ فیض ملت کا
عقیدے کی بحث ہو یا متن ہو ان فتوؤں کا
ہر اک میداں میں چلتا ہے سکہ فیض ملت کا
مفسر وہ محدث وہ سراپا فضلِ رحمانی
رواں ہر فن میں ہے دریا فیض ملت کا
وہ جن کی منزلت اغیار بھی تسلیم کرتے تھے
کتابوں پر رہاحاوی ہے نکتہ فیضِ ملت کا
وہ باغِ حضرت عباس کے رونق افزا گل ہیں
جناب" البحر"[37] کا صدقہ ہے حصہ فیض ملت کا
چمک ان کی کتابوں میں رضا کی پُر ضیاء پائی
پڑھا اطہر نے جب بھی ہے نسخہ فیضِ ملت کا

37۔ "البحر" حضرت عباس رضی اللہ عنہ لقب ہے۔